میری والدہ



CHILDREN'S BOO
NEW DELH

میری والدہ

مصنّف و مصوّر : سِگرُن سریواستوا





میں اپنی والدہ سے پیار کرتی ہوں۔

میرا خیال ہے کہ میری والدہ دُنیا کی سب سے بڑھیا والدہ ہے۔ اُن کا قد لمبا ہے۔ اُن کے بال لمبے اور سیاہ اور آنکھیں گہری بھوری ہیں۔ جب وہ میرے ساتھ باغیچے میں کام کرتی ہیں تو میری ہی طرح نیلے رنگ کی جین پہنتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر وہ ساڑھی پہنتی ہیں۔ کبھی کبھی شام کے وقت جب وہ گھومنے کے لیے جاتی ہیں تو وہ سب سے خوبصورت ساڑھی پہنتی ہیں۔ یہ سفید ہے اور اس پر سرخ پھول بنے ہوئے ہیں۔ وہ بڑے احتیاط سے اپنی پیشانی پر بندیا لگاتی ہیں۔ جب میں اُن کو دیکھ رہی ہوتی ہوں تو وہ اکثر چھوٹی سی بندیا میری پیشانی پر بھی لگادیتی ہیں۔ جب میں بڑی ہوجاؤں گی تو میں بھی اپنی والدہ کی طرح خوبصورت بننا چاہوں گی۔



میری والدہ بہت سے کام کر سکتی ہیں۔ وہ لذیذ ترین کھانا پکاتی ہیں۔ وہ کوفتے، کڑھی اور چاول، مٹر پنیر اور پوری، دہی بڑا، ترکاریاں اور خاص خاص موقعوں پر کھیر پکاتی ہیں۔ ان کا ذائقہ بہت لذیذ ہوتا ہے۔ میں یہ سیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ اتنا اچھا کھانا اور اتنی بڑھیا کھیر کیسے پکاتی ہیں۔ اس لیے میں رسوئی گھر میں جاکر ان کو دیکھتی رہتی ہوں

"کیا یہ سیکھنا بہت مشکل ہے"؟ میں نے ان سے پوچھا۔

"نہیں" وہ ہنس کر جواب دیتی ہیں۔" یہ بہت آسان ہے"۔ یہ کہہ کر وہ مجھے دیگچی صاف کرنے کے لیے دے دیتی ہیں۔ میں یہ کام کرنا پسند کرتی ہوں۔ جب وہ میری طرف دیکھ نہیں رہی ہوتیں تو میں اپنی انگلیاں بھی چاٹ لیتی ہوں۔ میں جلدی سے جلدی کھانا پکانا سیکھ لینا چاہتی ہوں۔ تب میں ہفتے میں کم از کم چھ بار کھیر پکایا کروں گی۔







لیکن مری والدہ کے کیک کھیر سے بھی بہتر ہوتے ہیں۔ وہ چاکلیٹ کیک میں بادام، پستہ، کشمش اور کاجُو ڈالتی ہیں۔ میں دیوالی اور ہولی کے موقعوں پر مٹھائی تیار کرنے میں اُن کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔ کبھی کبھی ہم اپنی بھٹی ہی میں کھتائیاں بناتی ہیں۔ اگر ان کی مناسب دیکھ بھال نہ کی جائے تو وہ تارکول کی طرح کالی اور بدذائقہ ہوجاتی ہیں۔ لیکن میری والدہ اور میں نے صرف ایک بار کھتائیاں جلائی تھیں۔ ہم نے اس کے متعلق کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اپنے والد کو بھی نہیں۔ میری والدہ اور میں کئی چھوٹی چھوٹی باتیں راز ہی میں رہنے دیتی ہیں۔





میری والدہ بہت اچھی سلائی کرتی ہیں۔ وہ اپنے لیے بلاؤز اور میرے لیے خوبصورت ترین پوشاکیں سیتی ہیں۔ پہلے ہم بوڑھے بابو لال کی دُکان پر جاکر کپڑا خریدتے ہیں۔ وہاں کئی قسم کا مال ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ انتخاب کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ لیکن کئی قسم کی چھینٹیں دیکھنے کے بعد میں اپنی پسند کی چیز ڈھونڈ لیتی ہوں۔ میں ایسے خوبصورت سرخ رنگ کی چیز خریدتی ہوں جس پر سفید پھول کڑھے ہوں۔



گھر میں میری والدہ میرے کندھوں، میری کمر اور میری فراک کی لمبائی ناپتی ہیں۔ وہ بڑی قینچی کے ساتھ کپڑے کو کئی ٹکڑوں میں کاٹ لیتی ہیں۔ اُس کے بعد سوئی اور دھاگے سے ان کو سیتی ہیں۔ اس کے بعد لباس کی جانچ کی جاتی ہے۔ جانچ کرنے کے بعد میری والدہ سلائی مشین لے کر بیٹھ جاتی ہیں۔ "آؤ پپّو" وہ کہتی ہیں "ذرا مشین کے ہتھے کو پکڑ کر گھماؤ۔" میں یہ کام کرنا پسند کرتی ہوں۔ میں سوئی کو اوپر نیچے ہوتے دیکھ کر لطف اندوز ہوتی ہوں۔ جب لباس تیار ہوجاتا ہے تو میں اُسے پہن کر شیشے کے سامنے کھڑی ہوجاتی ہُوں۔ یہ کتنا خوبصورت لگتا ہے۔ جب بوڑھے بابولال نے مجھے یہ لباس پہنے ہوئے دیکھا تو اُس نے بھی یہی کہا تھا۔

میری والدہ بُننا بھی جانتی ہیں۔ سردیوں کے دنوں میں جب دھوپ نکلی ہوئی ہوتی ہے تو ہم مکان کے پچھواڑے میں درخت کے نیچے بیٹھ جاتی ہیں۔ بُنائی کرتے وقت میری والدہ مجھے کئی دلچسپ کہانیاں سُناتی ہیں۔ ایک دن جب وہ میرے والد کے سوئٹر کا بازو بُن رہی تھیں تو اُنھوں نے مجھے شکنتلا کی کہانی سنائی تھی۔ یہ ایک طویل اور سنجیدہ کہانی تھی۔ میری والدہ بُنتے بُنتے بولتی رہیں اور میں اپنے گھٹنوں کے اردگرد اپنے بازو پھیلائے سنتی رہی۔ جب کہانی ختم ہوئی تو اون بھی ختم ہو گئی اور جب ہم نے بُنے ہوئے سوئٹر کا بازو دیکھا تو وہ ایک میٹر لمبا تھا۔ یہ کتنا عجیب لگتا تھا۔ اُسے دیکھ کر میں اور میری والدہ خوب ہنسی تھیں۔





میری والدہ باغیچے میں کام کرنا پسند کرتی ہیں اور مجھے اُن کا ہاتھ بٹانا اچھا لگتا ہے۔ ہم دونوں اپنی اپنی پرانی نیلی جین اور باغیچہ میں کام کرنے والے جُوتے پہنتی ہیں۔ پھر ہم باغیچہ کے اوزار اور پانی ڈالنے والا ڈبّہ لے کر کام میں جُٹ جاتی ہیں ۔

ہمارا باغیچہ خوبصورت ہے۔ اس میں بہت سے پھول اور سبزیاں اُگی ہوئی ہیں۔ ہم اِس میں بھنڈی، لوکی، گوبھی، گاجریں اور مٹر بوتے ہیں۔ ایک بار سردیوں کے موسم میں ہم نے بہت سے سورج مُکھی لگائے تھے لیکن ان میں سے صرف دو بیج ہی پھوٹے تھے اور وہ بہت بڑے اور لمبے ہو گئے تھے۔



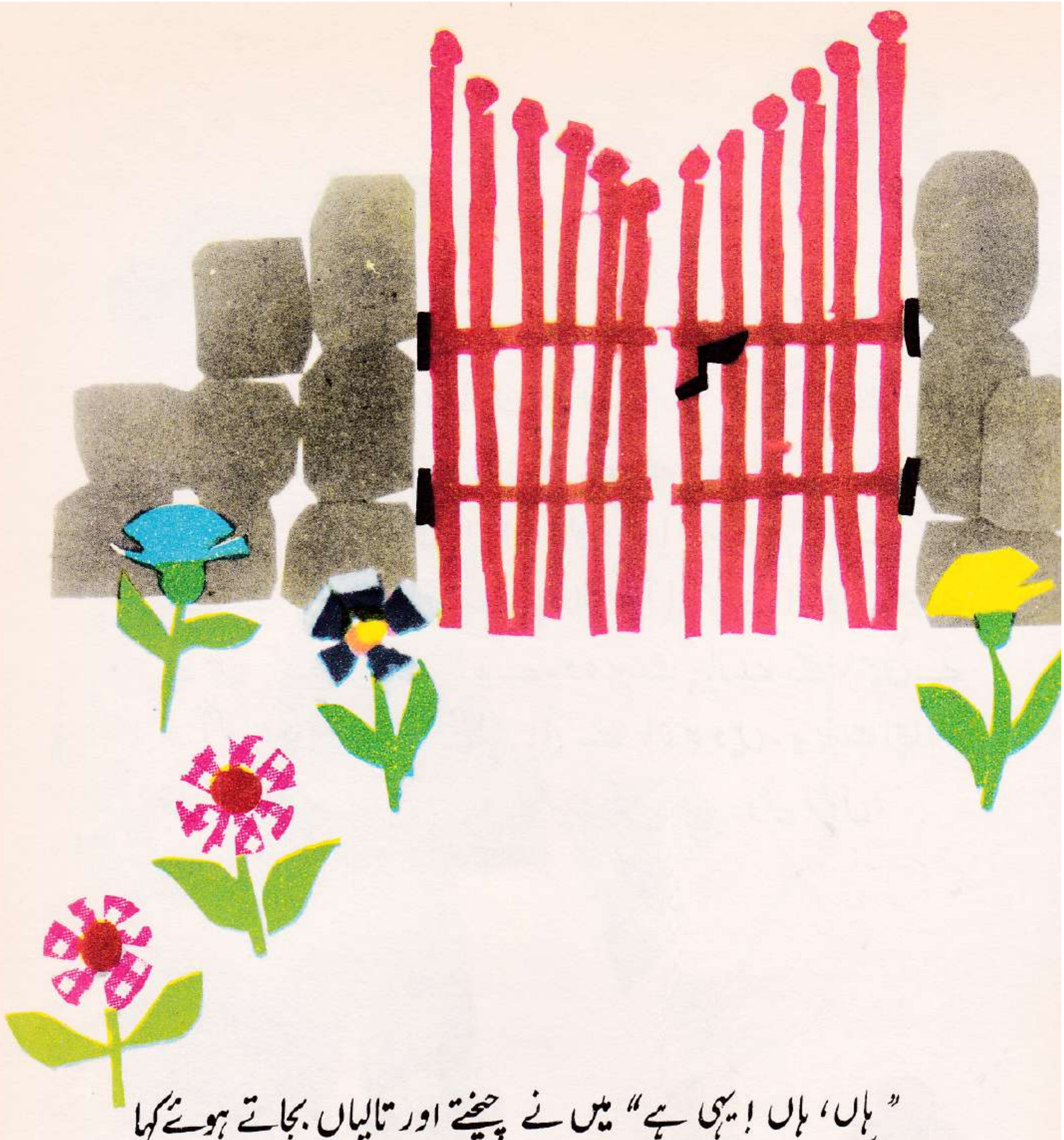


ہر شخص ان کی تعریف کرتا تھا۔ ہمارے پڑوسیوں نے پوچھا:
" شریمتی تلوارڑ! آپ کا مالی کون ہے"؟ یہ سُن کر میری والدہ ہنسیں
اور میرے کندھوں کے اِرد گرد اپنے بازو ڈالتے ہوئے بولیں" مجھے
مالی کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس کام میں پپّو میری مدد کرتی ہے۔"

میری والدہ رنگ روغن بھی کر سکتی ہیں۔ لیکن وہ تصویروں میں رنگ نہیں بھرتیں۔ ایک دن انھوں نے اور میں نے گیٹ کو روغن کیا تھا۔ ہم نے اپنے باغیچہ میں کام کرنے والے کپڑے پہنے، بہت سا لال روغن لیا اور دو بڑے بُرش لے کر کام شروع کر دیا۔ یہ آسان کام نہیں تھا۔ روغن سے میری انگلیاں، جُوتے اور میرے کپڑے بھر گئے تھے۔ میری والدہ نے کہا "گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم اسے تارپین کے تیل سے صاف کر دیں گے۔"

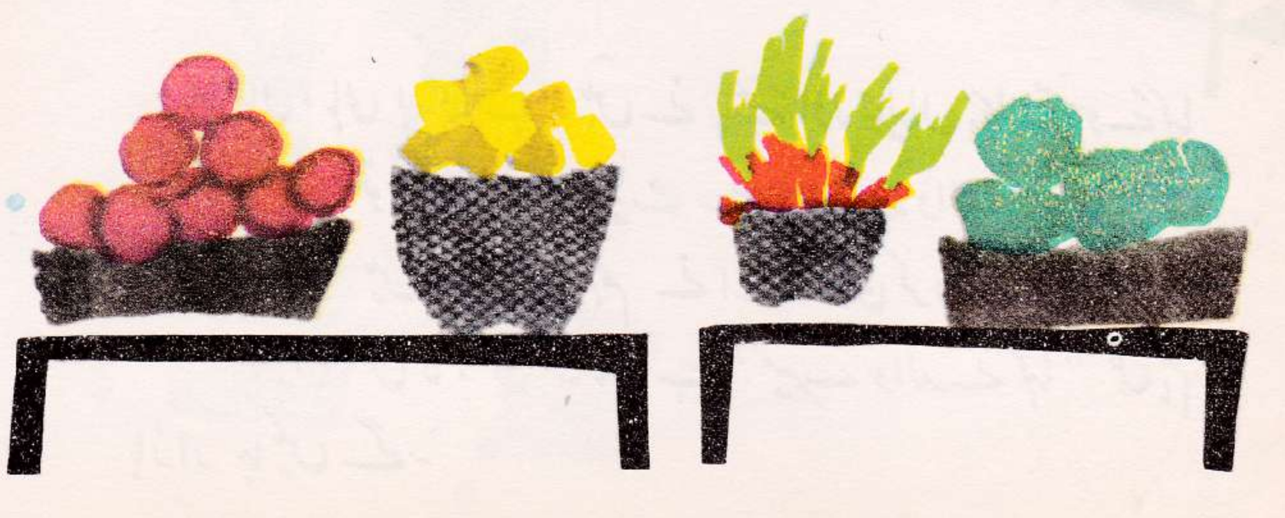


جب ہم روغن کر چکے تو گیٹ بہت خوبصورت دکھائی دینے لگا۔ جب میرے والد گھر آئے تو بہت حیران ہوئے۔ "اخا" انھوں نے کہا اور گیٹ پر کھڑے ہو کر جھجکے "یہ شہری اور شریمتی تلواڑ کا مکان نہیں ہو سکتا۔"



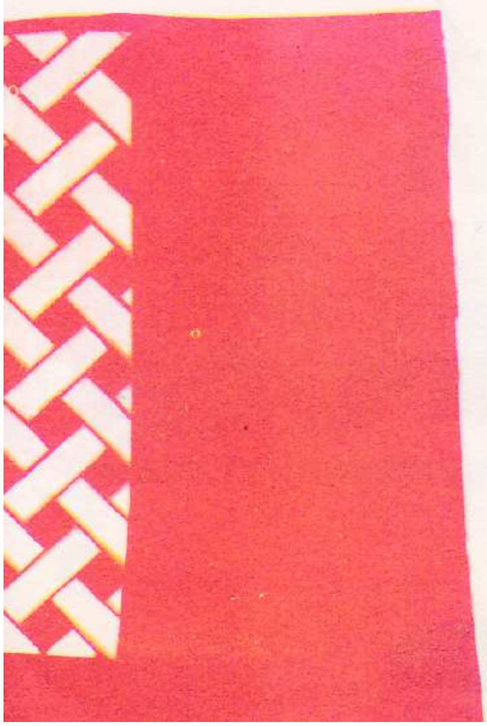
"ہاں، ہاں! یہی ہے" میں نے چیختے اور تالیاں بجاتے ہوئے کہا
"لیکن یہ تو قطعی نیا لال گیٹ ہے" میرے والد نے کہا۔
"نہیں" میں نے کہا "ہم نے اسے روغن کر دیا ہے۔"
"ہمیں اس کا جشن منانا چاہیے" میرے والد نے کہا "کل ہم بازار جائیں گے۔

اگلے دن میری والدہ، میرے والد اور میں بازار گئے۔ ہم نے پھل، سبزیاں، نمک، صابون اور ایک جھاڑو خریدا۔ ہم نے اپنے والد کے لیے چند موزے اور والدہ کے لیے نئی ساڑھی خریدی۔ اس کے بعد ہم نے لذیذ کلفیاں اور فالودہ کھایا۔ جب ہم بازار سے نکل رہے تھے۔ تو ایک غبارے بیچنے والا نظر آیا۔ میری والدہ نے میرے لیے تین بڑے غبارے خریدے۔ وہ بہت پیارے تھے۔ میں نے گھر آکر ان کی ڈوریاں اپنی چارپائی سے باندھ دیں۔ یہ بہت اچھا دن تھا۔ میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے گیٹ کو بار بار روغن کروں۔





میری والدہ بہت سی چیزیں جانتی ہیں۔ جو کچھ ہم اسکول میں سیکھتے ہیں وہ سب ان کو آتا ہے۔ ان کو تفریق اور ضرب کرنا آتا ہے ان کو معلوم ہے کہ مچھلی کی ٹانگیں نہیں ہوتیں اور شام کے وقت سورج کہاں جاتا ہے۔ اُنھیں قسطنطنیہ کے بارے میں بھی معلوم ہے اور وہ اس مُشکل لفظ کے ہجّے بھی جانتی ہیں۔لیکن صرف ایک بار جب میں نے پوچھا کہ" ہوائی جہاز گرتا کیوں نہیں" تو انھوں نے کہا تھا "یہ بات تمھارے والد بتائیں گے۔ اُن سے پوچھو" میرے والد نے ہوائی جہازوں، دخانی جہازوں اور مشینوں کے متعلق مجھے بہت سی چیزیں بتائی تھیں۔اُنھیں ان چیزوں کے متعلق ہر قسم کی جانکاری رکھنا پڑتی ہے کیوں کہ وہ انجینئر ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میری والدہ کو بھی یہ چیزیں معلوم ہیں۔







مجھے یہ معلوم ہے کہ میری والدہ مجھے پیار کرتی ہیں۔ وہ میرے ساتھ کھیلتی، گاتی اور ہنستی ہیں۔ جب میں کوئی شرارت کرتی ہوں تو وہ مجھے ڈانٹتی بھی ہیں۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک مجھ سے ناراض نہیں رہتیں۔ خاص طور پر جب میں یہ کہہ دیتی ہوں کہ "مجھے اس کا افسوس ہے" تو وہ مجھے معاف کر دیتی ہیں۔ جب میں رات کو سونے جاتی ہوں تو وہ مجھے اچھی اچھی کہانیاں سناتی ہیں۔ جب بتی بجھا دی جاتی ہے اور میں اندھیرے کمرے میں سہم جاتی ہوں تو وہ پھر دروازہ کھول کر پوچھتی ہیں "کیا تم سو گئی ہو؟"

اس کے جواب میں جب میں 'ہاں' کہتی ہوں تو ان کی نرم ہنسی کی آواز سنائی دیتی ہے۔

اس کے بعد وہ "شب بخیر" کہتی ہیں اور تھوڑے وقفہ کے بعد پھر کہتی ہیں "کل ہم اکٹھے مل کر خرید و فروخت کرنے بازار چلیں گے" اور میں اس کے متعلق سوچنے لگتی ہوں اور میرا ڈر جاتا رہتا ہے۔ اس کے بعد میں سو جاتی ہوں۔

میری والدہ ایسی ہیں۔ اب تم اپنی والدہ کے بارے میں بتاؤ۔





پہلا انگریزی ایڈیشن : 1978

پہلا اُردو ایڈیشن : جنوری، مارچ 1987 تعداد اشاعت : 3000

دوسرا اردو ایڈیشن : جنوری، مارچ 1990 تعداد اشاعت : 7000

قیمت : 9.50 روپے

ناشر : ترقی اُردو بیورو، نئی دہلی

مطبع : اندرا پرستھا پریس، چلڈرن بک ٹرسٹ، نہرو ہاؤس، 4 بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی